

وَيَكُونُ لِلْجَبَابِقِ الْعِهْرِيَّتِ
وَالْمِنْفَوْرِيَّتِ

اور پہاڑ ہو جائیں گے جیسے دھنکی اُون (القرآن)

قیامت قیامت قیامت قیامت قیامت

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ لے بی۔ ایچ۔ ڈی

۶/۲، ۵-ای، ناظم آباد، کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان، ۱۴۱ھ/۱۹۹۴ء

ادارہ مسعودیہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيَتَكُونُ لِلْبَنِي الْعَبَّاسِ

اور پہاڑ ہو جائیں گے جیسے دشمنی اداں (القرآن)

قیامت

کوفتاد

پروفیسر ڈاکٹر محمد سعید احمد
ایم۔ اے۔ بی۔ ایچ۔ ڈی



۵۰۶/۲ ای، ناظم آباد، کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

ادارہ مسعودیہ

حقوق طباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

کیامت	_____	کتاب
پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	_____	مصنف
شاہ محمد حسینی	_____	کاتب
حاجی معراج الدین	_____	طابع
ادارہ مسعودیہ ، کراچی	_____	ناشر
شاہکار پریس ، کراچی	_____	مطبع
۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۸ء	_____	طباعت
گیارہ سو	_____	تعداد
۲۵ روپے	_____	قیمت

ملنے کے پتے

- ۱۔ ادارہ مسعودیہ ، ۶/۲ ، ۵۔ ای ، ناظم آباد ، کراچی
- ۲۔ مختار پبلی کیشنز ، ۲۵۔ جاپان مینشن ، ریگل ، صدر ، کراچی
- ۳۔ مکتبہ نغوثیہ ، سبزی منڈی ، کراچی
- ۴۔ مکتبہ رضویہ ، آرام باغ ، کراچی
- ۵۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور
- ۶۔ شبیر برادرز ، دربار مارکیٹ ، گنج بخش ، لاہور
- ۷۔ مکتبہ ضیائیہ ، بوہڑ بازار ، راولپنڈی

انتسا

○ قدرے کے شانے

○ تے کے آنے

○ آرزو کے جانے

اُسے آواز کے نام

○ جو قیامت میں سے دلوں کے آنے سے بڑے کر اُبھرے گئے

○ سب سے یوں کر دیے گئے، وہ یوں نہ کرے گئے

○ سب خاموش رہیں گے، وہ خاموش نہ ہو گئے

○ جس سے شرکے فنائیں گونجیں گئے

○ جس سے رحمت کے بڑے آبرے گئے

○ جو داد و بخشش کے حضور سے جائے گئے

○ جو ہاتھوں ہاتھ لے جائے گئے اور نوازی سے جائے گئے

مختصر اور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

بلوغ الاحسان بحالہ

کتبہ اللہ بحالہ

حسبہ مع خصالہ

عقوبت و اولادہ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کتبہ گوہر قلم

کلام شیخ سعیدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



دنیا میں ہرابتداری انتہاء ہے — اور ہر انتہاء کی ابتداء ہے —
 ہر آغاز کا انجام ہے — اور انجام کا آغاز — اے انسانو! اے آسمان دنیا کے
 ستارو! — اے بہارِ تخلیق کے دل کش بیل بوٹو! — اے نجات و عشق کے
 راز دارو — اے جذبات کی اُٹتی موجو! — اے خیالات کے برکتے بادلو!
 — اے احساسات کی تڑپتی لہرو! — اے افکار کے اُبلتے چشمو! —
 اے جہانِ نو کے مہارو! — اے کائناتِ ارضی کے غوطہ خورو! — اے
 کائناتِ سماوی کے شاہینو! — اے شہروں اور بازاروں کی رونقوا — اے
 شہروں اور ملکوں کی بہارو! ذرا آنکھیں کھولو! — دیکھو دیکھو دنیا کا رنگ بدلنے والا
 ہے — وہ ہونے والا ہے جو آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا — جو عقل نے کبھی نہ سوجھا
 — جو دل نے کبھی محسوس نہ کیا — دنیا کا نقشہ بدل جائے گا — بڑا عظیم
 بٹ جائیں گے — دنیا کے سارے ممالک خواب و خیال بن جائیں گے —
 شہروں کا نام و نشان نہ رہے گا — گل کوچے در بدر ہو جائیں گے — بستیاں
 اُجڑ جائیں گی — محلات ویران ہو جائیں گے — شجر و حجر، وحوش و طیور غت بربود
 ہو جائیں گے — ایک آسمان ہوگا، ایک زمین، ایک مخلوق — وطنیت و
 صوبانیت کا تصور و ہم و خیال بن جائے گا — سب زبانیں ایک زبان میں گم ہو کر انسانیت کے

عفرت کو پال کر دیں گی۔۔۔۔۔ سب خیال، ایک خیال میں سمٹ جائیں گے۔۔۔۔۔

حاکم و محکوم ایک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ آواز آئے گی۔۔۔۔۔ "آج کس کی بادشاہت ہے؟"۔۔۔۔۔ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا۔۔۔۔۔ پوچھنے والا خود ہی کہے گا "آج اُس غالب اللہ کی بادشاہت ہے"۔۔۔۔۔ بساطِ زمین پر سب بادشاہوں نے کھیل کھیل مگر آج سب کھیل چوڑے ہو گئے۔۔۔۔۔ ساری بساطیں الٹ گئیں۔۔۔۔۔

ایک ہنگامہ دار و گیر ہے جہاں نہ بادشاہ، بادشاہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ نہ رعایا، رعایا نظر آتی ہے۔۔۔۔۔ سب کو اپنی اپنی پڑی ہے۔۔۔۔۔ کیسی بادشاہت، کس کی بادشاہت؟۔۔۔۔۔ کیسی حکمرانی، کس کی حکمرانی؟۔۔۔۔۔ آج وہ رعب و دبدبہ کیا ہوا؟

آج وہ ہمہ اور وطن نہ کہاں گیا؟۔۔۔۔۔ حیف شمساری سی شمساری ہے!۔۔۔۔۔ گھٹنے ٹکے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ سر جھکے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ اٹکٹاں ہیں۔۔۔۔۔ دم گھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔ سینہ بھٹ رہا ہے۔۔۔۔۔ کہاں جائیں، کس کو بلائیں؟ رفیق و دمساز کہاں گئے؟۔۔۔۔۔ دوست و بہو خواہ کیا ہوئے؟۔۔۔۔۔ اللہ اللہ! اتنے اڑدھام میں۔۔۔۔۔ اتنی بھیڑ بھاڑ میں بھی تنہائی کا احساس کھاتے جاتا ہے۔۔۔۔۔

کوئی کسی کا نہیں، سب کو اپنی اپنی پڑی ہے۔۔۔۔۔ مگر ہاں ایک ایسا ہے جس کو دنیا میں بھی اپنی فکر نہ تھی، دوسروں کی فکر تھی۔۔۔۔۔ آخرت میں بھی اپنی فکر نہیں، دوسروں کی فکر ہے۔۔۔۔۔ اللہ سے اُس کی درد مندی و غمخواری!۔۔۔۔۔ اللہ سے اُس کے ہوش و حواس!۔۔۔۔۔ سب کی نگاہیں اُس کی طرف۔۔۔۔۔ اُس کی نگاہ اللہ کی طرف۔۔۔۔۔ مقدمہ پیش ہے۔۔۔۔۔ مجرم کھڑے ہیں۔۔۔۔۔ ایک ایک کر کے بخشے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ کوئی بھی نہ چھوڑا۔۔۔۔۔ آخری جانے والا بھی نظروں میں ہے۔۔۔۔۔

کوئی محروم نہیں۔۔۔۔۔ اللہ اکبر! امت کی حفاظت و پاسداری!۔۔۔۔۔ اے عظیم عشق کے مسند نشین! تجھ پر کروں درود۔۔۔۔۔ تجھ پر لاکھوں سلام!



کائنات کی وسعتوں میں ہم کیا ہیں؟ — کچھ بھی تو نہیں — باتیں
 ایسی کرتے ہیں اذعویٰ ایسے کرتے ہیں جیسے سب کچھ ہم ہی ہیں — ایک ذرا سے
 طوفان سے، ایک ذرا سے زلزلے سے، ایک ذرا سے سیلاب سے ہماری بنیادیں
 ٹٹنے لگتی ہیں — گھبرا جاتے ہیں — خود کو بے دست و پا محسوس کرتے ہیں
 — افسوس کیسے کمزور اور بوسے ہیں ہم! — طوفانوں، زلزلوں، سیلابوں کو
 چھوٹے — ہر رات ہم پر ایک قیامت گزرتی ہے — ہم سو جاتے ہیں —
 مطلق العنان بادشاہ، فرعون وقت بھی اپنے بستر پر اس طرح پڑا ہوتا ہے کہ شیر خوار بچہ بھی
 کیا ہوگا! — جب صبح ہو جاتی ہے، یہ قیامت گزر جاتی ہے پھر وہی بلند بانگ دعوے!
 — پھر وہی لن ترانیاں — یہ تماشہ روز ہوتا ہے — یہ قیامت روز
 گزرتی ہے مگر ہماری آنکھیں نہیں کھلتیں — یہ معلوم کب کھلیں گی! — کسی کو
 دیکھیں نہ دیکھیں! اپنے وجود ہی کو دیکھ لیں تو آنکھیں کھل جائیں — ہمارے خالق و مالک نے
 ہمارے وجود کی تاسخ کو چند آیتوں میں سمو کر رکھ دیا —

○ پانی کی بوند سے اسے پیدا کیا

○ پھر اسے طرح طرح کے اندازے میں رکھا

○ پھر اس کے لئے راستہ آسان کیا

○ پھر اسے موت دی

○ پھر قبر میں رکھوایا

○ پھر جب چاہا اسے باہر نکالا

(عبس - ۳۸)

بیشک جو کچھ کہا سچ کہا — ہم کو بنایا، زندگی دی — دولت بے بہائی
 یہ بھی بتا دیا کہ زندگی کھیل تماشا نہیں — ماہ و سال کا حساب دینا ہوگا —
 شب و روز کا حساب دینا ہوگا — ایک ایک گھڑی، ایک ایک لمحے کا حساب دینا ہوگا —
 اب جس طرح چلے زندگی بسر کرو — ہم نے صراطِ مستقیم دکھادی، اس پر چلو یا من مانی کرو
 قیامت تک کے لئے تم کو چھوٹ ہے — پھر جب پکڑیں گے تو تم کو کوئی
 نہ چھڑا سکے گا — الا ماشاء اللہ!



ہم دیکھتے ہیں کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے، مغرب میں غروب ہوتا ہے —
 ہم دیکھتے ہیں گرمی اور سردی اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں — ہم دیکھتے ہیں کہ بہار و خزاں
 اپنے اپنے وقت پر آتی ہیں — ہم دیکھتے ہیں کہ پھل پھول اپنے اپنے وقت پر نکلتے ہیں
 سب کاموں کا اپنا اپنا وقت ہے — ایک پروگرام ہے — ایک
 میزان ہے — ذرہ ذرہ میں عدل کی جلوہ گری ہے — مگر پھر ہم یہ بھی دیکھتے
 ہیں کہ ایک ملک دوسرے ملک پر زیادتی کرتا ہے اور چین سے زندگی بسر کرتا ہے —
 ایک قوم دوسری قوم پر ظلم کرتی ہے اور خوشی خوشی زندگی گزارتی ہے — ایک خاندان
 دوسرے خاندان پر ظلم کرتا ہے اور ظالم عیش و آرام کی زندگی بسر کرتا ہے — ایک فرد
 دوسرے فرد پر ظلم کرتا ہے اور ظالم و نڈانا پھرتا ہے — کوئی اس سے باز پرس کرنے والا
 نہیں — اگر کائنات میں عدل ہے تو پھر یہ کیا ہے؟ — بات یہ ہے کہ زندگی
 اتنی مختصر و محدود نہیں جتنی ہم سمجھتے ہیں — زندگی کا دائرہ بڑا وسیع ہے — زندگی
 کی منزلیں ہیں — عدم سے وجود — وجود سے برنخ — برنخ سے جنت و
 دوزخ — اگر زندگی کو اسی دنیا میں محدود سمجھیں تو پھر اس سوال کا کوئی جواب نہیں —

جب بات اُدھوری ہوتی ہے تو سمجھ میں نہیں آتی لیکن جب بات پوری ہو جاتی ہے تو سمجھ میں آ جاتی ہے۔ ہم اُدھوری بات کو سمجھنا چاہتے ہیں اور سمجھ نہیں پاتے۔ زندگی جب پوری ہوگی، انجام سامنے ہوگا تو بہت سی باتیں سمجھ میں آجائیں گی۔ سب معتمد حل ہو جائیں گے۔ سب گتھیاں سُٹھ جائیں گی۔ ہاں قیام قیامت اس سوال کا جواب ہے۔

جب دودھ کا دودھا اور پانی کا پانی الگ کر دیا جائے گا۔ کوئی دشمن اپنے دشمن کو نہیں بتاتا کہ اُس کے سر پر کیا مصیبت آنے والی ہے۔ ہاں دوست ہی دوست کو بتاتا ہے کہ اُس کے سر پر کیا مصیبتیں آنے والی ہیں۔ اللہ اللہ وہ کتنا رحیم کریم ہے! اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے۔ اس سے بڑی مہربانی اور کیا ہوگی کہ اُنے والے انقلابِ عظیم کی صدیوں پہلے خبر دے دی گئی اور اس راز کو اُلٹا کر دیا جو کسی طرح کھل نہ سکتا تھا۔ مگر نہیں نہیں وہ رحمن و رحیم ہے۔ وہ کریم اور مہربان ہے۔ اُنے والے انقلاب کی ایک بات بتادی۔ اور جو کچھ نہ بتایا گیا وہ اس کے حبیبِ کریم و رؤفِ رحیم نے بتا دیا۔ ہاں ایک ایک کر کے بتا دیا۔



نظام کائنات کا بھید کھول دیا گیا اور یہ بتا دیا گیا کہ جس نے تم کو بنایا ہے اسی کی طرف تم کو لوٹنا ہے۔ پھر ایک وقت مقرر پڑا مٹھنا ہے اور اپنے کئے کا بدلہ پانا ہے۔ بات بہت عجیب تھی جس نے سنی حیران رہ گیا۔ کیا واقعی ایسا ہوگا؟ کیا جب ہم جائیں گے ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، غبارِ راہ بن کر اڑ جائیں گے۔ کیا پھر زندہ کئے جائیں گے؟ بہت سوں نے تعجب کیا، بہت سوں نے شک کیا، بہت سوں نے انکار ہی کر دیا۔ یہ بات ہماری عقل میں نہیں آتی۔ مگر ہماری عقل میں کیا آتا ہے؟ عقل تو لکیر کی فقیر ہے۔ جو ہوتا رہتا ہے وہ عقل میں آجاتا ہے، جو نہیں ہوتا، نہیں آتا۔ سبحان اللہ!

اس میں عقل کی کونسی خوبی ہے؟ — اتنی بات تو جانور بھی جانتے ہیں — پھر انسان نے کیا کمال دکھایا؟ — بے شک انسان تو وہی تھے جنہوں نے بات کو مانا اور یقین کیا — عقل و خرد کو رسوا نہ کیا — انہوں نے یوں سمجھا کہ ایک انسان کا دل جو جھوٹ بولتا ہی نہیں وہ اتنا بڑا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے؟ — پھر انسان اپنے فائدے کے لئے جھوٹ بولتا ہے اس میں اس کا کونسا فائدہ پنہاں ہے؟ — وہ تو ایسی بات کہتا ہے اور ایسے حادثے کی خبر دیتا ہے جو ہمیں ہشیار کر کے باخبر زندگی گزارنے کا سبق بتا دے — ہم نے زندگی کو کھیل تماشا سمجھا — اس نے بتایا کہ زندگی عظیم ہے، بہت عظیم — کھیل تماشا نہیں، اس کو دیکھ بھال کر بسر کرو۔

کائنات کا ایک نظام ہے، نہایت پیچیدہ اور عظیم نظام — ریاضیاتی نظام — سارا نظام ایک میزان پر قائم ہے — ذرہ برابر نہ اوہر نہ ادھر — ہاں انسان کے بس کی بات نہیں کہ وہ اس نظام کو سمجھ سکے — اس کی کوششوں کی جھلک دیکھنی ہے تو یہ خبر پڑھیں — امریکہ کا خلائی جہاز وائزر ۲ ساٹھ ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کر کے ۱۲ سال کی طویل مدت میں ستارہ نیپچون تک پہنچا — یعنی اربوں کلومیٹر طے کر کے صرف ایک ستارہ تک رسائی حاصل کر سکا — ہزاروں ستارے اس سے بھی دور بہت دور ہیں — انسان کائنات کی ان وسعتوں کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے — کھوسا جاتا ہے — پھر کمر ہمت باندھتا ہے — پھر آگے بڑھتا ہے — شک سے یقین کی طرف بڑھتا جاتا ہے — پہلے ناظم کائنات کو نہیں مانتا تھا اب ماننے لگا ہے — کہ اتنا عظیم نظام بغیر ناظم کے ممکن نہیں — پھر سائنس کی ترقی کے ساتھ ساتھ وہ الہی اور کائناتی حقائق جن کا علم انسان کو صدیوں پہلے ہو گیا تھا اور جن کو وہ داستانِ پارینہ سمجھتا تھا، وہ انسان کی عقل نے اب معلوم کئے ہیں — وہ انسان جو کتب اللہ سے الٰہی علم معلوم ہوتا تھا اور اس کے حقائق کو کھتے کہانیاں سمجھتا تھا، وہ انسان

(4)

اب نادم و شرمسار نظر آرہا ہے۔۔۔ جو قیامت کو ماننے ہی کے لئے تیار نہ تھا، اب وہ ماتا جا رہا ہے۔۔۔ وہ قرآنی صداقتوں کو دیکھ دیکھ کر اپنے دل سے پوچھتا ہے۔۔۔ کیا قیامت واقعی ایک حقیقت ہے؟۔۔۔ کیا واقعی ہم کو ایک نہ ایک دن اپنے کئے کا حساب کتاب دینا ہے؟۔۔۔



وہ انسانِ کامل جس نے حیاتِ ظاہری کے ۶۳ سال اس دنیا میں گزارے جو تقریباً ۵۷ سے ۶۳ تک ہمارے درمیان رہا۔۔۔ جب اُس نے قیامت کی خبر دی تو سب حیران رہ گئے۔۔۔ اُس نے خبر ہی نہیں دی، یہ بھی بتا دیا کہ قیامت آتے آتے دنیا کے احوال اس اس طرح بدلتے رہیں گے۔۔۔ ایسے ایسے انقلابات و حادثات رونما ہوتے رہیں گے۔۔۔ ہاں وہ عقل کہاں ہے جو یقین نہ کرتی تھی۔۔۔ خدا اور بحث میں کبھی رہتی تھی۔۔۔ کتابِ زندگی کھولو۔۔۔ صفحہ کائنات کو پڑھو۔۔۔ ہر بات حرفِ بجز کس نظر آئے گی۔۔۔ عقل حیرت میں گم ہے کہ بتانے والا کہاں سے خبریں لا رہا ہے؟۔۔۔ صدیوں بعد کی خبریں۔۔۔ دلوں کی خبریں۔۔۔ دماغوں کی خبریں۔۔۔ جذبات و احساسات کی خبریں۔۔۔ جسموں کی خبریں۔۔۔ جانوں کی خبریں۔۔۔ گھروں کی خبریں۔۔۔ شہروں کی خبریں۔۔۔ ملکوں کی خبریں۔۔۔ حکومتوں اور سلطنتوں کی خبریں۔۔۔ جن انس کی خبریں۔۔۔ وحوش و طیور کی خبریں۔۔۔ بلند نیوں کی خبریں۔۔۔ پستیوں کی خبریں۔۔۔ پُر نور فضاؤں کی خبریں۔۔۔ پُر بول اندھیروں کی خبریں۔۔۔ خبریں ہی خبریں۔۔۔ جیسے صفحہ کائنات کھلا ہو۔۔۔ جیسے کتابِ زندگی روشن ہو۔۔۔ سب دیکھتے ہیں مگر آنکھیں نہیں دیکھیں۔۔۔ دیکھیں تو کس طرح دیکھیں۔۔۔ دانا یا ان مشرق و مغرب

حیران و پریشان ہیں۔۔۔۔۔ اقرار کرتے ہیں نہیں پڑتی کہ منہ نے والے نے جو سنا یا تھا، دیکھنے والی آنکھیں دن کی روشنی میں اس کو دیکھ رہی ہیں ع

ہائے کیا ہو گیا زمانے کو

اللہ اللہ کیسا احسان فرمایا!۔۔۔۔۔ ہم بے خبروں کو خبردار کیا۔۔۔۔۔ صرف مسلمانوں ہی پر احسان نہیں فرمایا، پوری انسانیت پر احسان فرمایا کہ جو کچھ بتایا گیا سب کو معلوم ہوا۔۔۔۔۔ کوئی محروم نہ رہا، نہ کسی کو محروم رکھا گیا۔۔۔۔۔ وہ محروم کرنے کے لئے نہیں، وہ تو نوازنے کے لئے آئے تھے۔۔۔۔۔ خود فرمایا: اللہ دیتا ہے اور بے شک میں بانٹتا ہوں۔۔۔۔۔ غیب کی خبریں بھی وہی دینے والا دیتا ہے مگر بتاتے آپ ہیں۔۔۔۔۔ ربِّ کریم کا بھی احسان ہے اور حبیبِ کریم کا بھی احسان۔۔۔۔۔ مگر ہم تو احسان فراموش ہیں۔۔۔۔۔ چاندنی میں چاند سے انکار کرتے ہیں۔۔۔۔۔ دھوپ میں آفتاب سے انکار کرتے ہیں۔۔۔۔۔ بارش میں پانی سے انکار کرتے ہیں۔۔۔۔۔ سایہ میں بیٹھ کر درخت سے انکار کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اہ! ہم کتنے احسان فراموش ہیں!۔۔۔۔۔ ہماری عقل کون لے گئی؟۔۔۔۔۔ ہمارے جذبات و احساسات کیا ہوتے؟۔۔۔۔۔ قیامت قریب آرہی ہے۔۔۔۔۔ ایک ایک نشانی ظاہر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ بتانے والا بڑی درد مندی اور دل سوزی سے بتا رہا ہے۔۔۔۔۔ سنو سنو وہ کیا کہہ رہا ہے۔۔۔

دیکھو دیکھو! صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کیا فرما رہے ہیں۔۔۔

”ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک

ہونے والے واقعات بیان فرمائے۔۔۔۔۔ ان میں سے جب کوئی واقعہ

پیش آتا ہے تو میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں جیسے کوئی شخص کچھ عرصہ غائب رہنے

کے بعد سامنے آئے تو اسے پہچانتے ہیں۔۔۔۔۔

۱۔ احمد بن محمد بن العسقلانی، حسی، مطابقت الاختراعات الصحیہ لما اخبر بسید البریہ (ترجمہ اردو) ص ۲۶۱
۲۔ غنوی، حسی، اسلام اور عصری ایجابات، لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۱۳۱۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۲۶۱

اللہ اللہ! قیامت تک ہونے والے اہم واقعات بیان فرمادئے اور اس یقین کے ساتھ
 قیامت قائم ہونے سے قبل تم ان امورِ عظیمہ کو دیکھ لو گے جنہیں تم نے نہ بھی
 دیکھا ہے اور نہ تم نے ان کے بارے میں سوچا ہے

اے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے جو کچھ بتایا آج ہم اپنی آنکھوں سے
 دیکھ رہے ہیں اور کانوں سے سن رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: —

جب قاتل کو یہ علم نہ ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو

یہ علم نہ ہوگا کہ مجھے کیوں قتل کیا گیا ہے

جب کام ناپاہلوں کے سپرد کر دئے جائیں گے

○ جب لوگ —

○ بیت المال کو اپنی ملکیت سمجھنے لگیں

○ امانت کو مالِ غنیمت سمجھیں

○ زکوٰۃ کو ٹسکیں اور تاوان سمجھیں

○ دین کا علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کیا جائے

○ جب — مرد، بیویوں کا فرمانبردار ہو، ماں کا نافرمان

○ دوست کو اپنا سمجھے اور باپ کو غیر

○ مساجد میں شور ہونے لگے

○ فاسق و فاجر لوگ قوم کے سردار بنیں

۱۔ احادیث برکاتی ، اسلام اور عصری ایجادات ، ص ۱۸ بحوالہ الوفا الخاتم کو فی ، کتاب الفتن

۲۔ سلمان احمد عباسی ، علامات قیامت ، کراچی ، ص ۳ بحوالہ مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۴ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۲

۳۔ ایضاً ص ۲۲ بحوالہ بخاری شریف ج ۱ ص ۱۲ و مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۹

- لپیٹا سب سے کمینہ ہو
- آدمی کے شر کے خوف سے اس کی عزت کی جائے
- ناچنے گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج ہو جائے
- زمانے کے لوگ امت کے پہلے بزرگوں پر لعنت بھیجنے لگیں گے

○ جب —————

- تمہارے حاکم بدترین ہو جائیں
- اور مالدار کنگھوس ہو جائیں
- امور سلطنت عورتوں کی مرضی سے طے پائیں گے
- کافر قومیں تمہیں پڑپ کرنے کے لئے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے
- دسترخوان پر بلا تے ہیں گے

- اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا
- اور قرآن کریم کی رسم رہ جائے گی
- ان کی مسجدیں آباد ہونگی مگر ہدایت سے خالی ہونگی
- ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہونگے
- انہی میں فتنے بیدار ہونگے اور انہی میں لوٹ جائیں گے گے

○ قیامت کی علامتوں میں سے یہ بھی ہیں —————

۵۵ ایضاً، ص ۲۲ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۲۲۲ ج ۲ و مشکوٰۃ شریف، ص ۲۷۰

۵۶ ایضاً، ص ۶ بحوالہ ترمذی شریف، ص ۲۵۱ ج ۲ و مشکوٰۃ شریف، ص ۲۵۹

۵۷ ایضاً، ص ۶ بحوالہ ابوداؤد شریف ج ۲ ص ۲۳۲

۵۸ ایضاً، ص ۶۷ بحوالہ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸

- ایمان والا اپنے خاندان میں بھیر بکری سے زیادہ کمزور اور ذلیل ہو کر رہ جاتے گا
- محرابیں سجائی جائیں گی اور دل ویران ہوں گے
- پولیس والے زیادہ ہو جائیں گے
- عیب چسپ، غیبت کرنے والے اور طعنہ دینے والے بکثرت ہونگے ۱۵
- ایسا دور بھی آکر ہے گا جب آدمی کو صرف پیٹ کی فکر ہوگی اور وہ خواہش ہی کو دین سمجھے گا نہ
- قرب قیامت کی ۲۷ نشانیوں میں سے یہ بھی ہیں :-
- لوگ نماز چھوڑ دیں
- امانت ضائع کریں
- سود کھائیں
- جھوٹ کو حلال کر لیں
- قتل کو معمولی چیز سمجھیں
- اونچی اونچی عمارتیں بنائیں
- دین بیچ کر دنیا کمائیں
- رشتہ داروں کے ساتھ بدسلوکی کریں
- انصاف کمزور ہو جائے
- جھوٹ، سچ بن جائے

۱۵ ہمارے قیامت (کراچی) ج ۱۰، شمارہ نمبر ۶، ص ۳۹-۴۰ بحوالہ کنز العمال، ج ۷، ص ۱۷۷

۱۶ ہمارے قیامت (کراچی) جلد نمبر ۱، شمارہ نمبر ۱، ص ۱۰ بحوالہ کتاب الرقاق لابن مبارک، ص ۳۱۷

- ظلم، طلاق اور اچانک موت عام ہو جائے
- تہمت تراشی عام ہو جائے
- کمینے بکثرت ہو جائیں
- شریفوں کا ناک میں دم ہو جائے
- حاکم جھوٹ بولیں
- چودھری اور بڑے لوگ ظالم ہو جائیں
- امن کم ہو جائے
- قرآن مجید کو مزین کیا جائے
- مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں
- اونچے اونچے میسار بنائے جائیں
- زندگی کی دوڑ اور کاروبار تجارت میں مرد کے ساتھ
- عورتیں شریک ہوں
- ظلم پر فخر کیا جائے
- انصاف فروخت ہونے لگے
- قرآن کو گاگا کر پڑھا جائے ﷻ
- ایسا زمانہ آئے گا کہ پیٹ بھر انسان اپنی آرام گاہ پر بیٹھا ہوا کہے گا کہ بس تمہیں قرآن کافی ہے (حدیث و فقہ کی ضرورت نہیں)
- عنقریب ایسے لوگ آئیں گے کہ قرآن کو تیر کی طرح درست کریں گے اور ان کا

۱۱۔ اہنامہ جینات (کراچی) جلد نمبر ۱۱، شمارہ نمبر ۱، ص ۱۳، ۱۵، ۱۶، ۳۷ بحوالہ دیپنٹو ج ۶ ص ۵۲

۱۲۔ مہاشق الہی بلند شہری، رسول اللہ کی پیش گوئیاں، کراچی، ص ۱۹ بحوالہ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۷۶

مقصد قرآن پڑھنے سے دنیا حاصل کرنا ہوگا ۱۳

○ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب —

- صبح کو ایک جوڑا پہن کر نکلو گے اور شام کو دوسرا جوڑا پہن کر
- اور ایک پیالہ سامنے رکھا جائے گا اور دوسرا پیالہ اٹھایا جائیگا
- اور تم اپنے گھروں پر زیب و زینت کے لئے اس طرح کپڑے
- کے پفے ڈالو گے جیسے کعبے کو کپڑوں سے پوشیدہ کر دیا جاتا ہے
- تم دیکھو گے ننگے پیروں ننگے بدن والے تنگ دست اور بکریاں
- چرانے والے مکانات کی بندی پر فخر کریں گے ۱۴
- مسجد والے (نمازی) ایک دوسرے کو دھکیلیں گے، کوئی امام
- نہ پائیں گے کہ انہیں نماز پڑھائے ۱۵
- آخر زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جو ظاہر میں بھائی ہوں گے
- اور باطن میں دشمن ہونگے ۱۶
- ظالم کو ظالم کہنے سے ڈرنے لگیں گے ۱۷
- قیامت سے پہلے وہ وقت آئے گا کہ نہر فرات کے اندر سے

۱۳ ایضاً ، ص ۲۲ بحوالہ بیہقی

۱۴ ایضاً ، ص ۲۵ بحوالہ ترمذی شریف ، ص ۲۷۰

۱۵ ایضاً ، ص ۴۷ بحوالہ مسلم شریف ج ۱ ص ۲۹ ، بخاری ج ۱ ص ۱۲

۱۶ ایضاً ، ص ۵۸ بحوالہ طبرانی کبیر ۲۲۲ حدیث نمبر ۷۸۳

۱۷ ایضاً ، ص ۶۳ بحوالہ سند احمد

۱۸ ایضاً ، ص ۶۵ بحوالہ مستدرک ج ۲ ص ۲۶۵

سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا اور اس پر قبضہ جانے کے لئے لوگ
جنگ کریں گے ۱۹

○ زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا اور زمین سُکھ جائیگی نلہ
جھوٹ کی کثرت ہوگی اور بازار اور زمانہ ایک دوسرے کے قریب
ہو جائیں گے ۲۰

○ کوئی شخص بیع کرے گا تو کہے گا "ٹھہرو پہلے فلاں جگہ کے تاجر
سے مشورہ کر لوں" ۲۱

○ آدمی کے کوڑے کا پھندا اور اس کے جوتے کا تسمہ اُس سے کلام
کرے گا اور گھر میں اُس آدمی کے جانے کے بعد جو کچھ ہوا اُس کی
خبر دے گا ۲۲

○ مختلف کانیں نکلیں گی جن میں ایک کان حجاز کے قریب ہے وہاں
سب بڑے لوگ آیا کریں گے ۲۳

○ عنقریب ایسی کانیں ہوں گی جن کا انتظام بدترین لوگ سنبھالیں گے ۲۴

۱۹ ایضاً ، ص ۷۳ بحوالہ مسلم شریف ، ج ۲ ، ص ۳۹۱

۲۰ ایضاً ، ص ۲۷ بحوالہ طبرانی کبیر

۲۱ ایضاً ، ص ۲۹ بحوالہ مسند احمد

۲۲ ایضاً ، ص ۲۱ بحوالہ نسائی شریف ، ج ۲ ، ص ۱۸۷

۲۳ ایضاً ، ص ۲۲ بحوالہ ترمذی شریف ، ص ۳۱۸ ، المستدرک ، ج ۲ ، ص ۲۶۷

۲۴ ایضاً ، ص ۵۳ بحوالہ المستدرک ، ج ۲ ، ص ۲۵۸

۲۵ ایضاً ، ص ۵۳ بحوالہ مسند امام احمد ، جزرہ ۵ ، ص ۲۳۰

- — سلام جان پہچان والوں سے رہ جائے گا، مساجد کو راستہ بنالیا جائیگا ۲۶
- — پہلی رات کے چاند کو صاف دیکھا جائے گا تو کہا جائے گا کہ یہ دوراتوں کا ہے ۲۷
- — لوگ عمارتوں میں پھیل جائیں گے ۲۸
- — دین بگڑ جائے گا اور خون بہے گا اور سجاوٹ ظاہر ہوگی اور عمارتوں کو معزز بنایا جائے گا ۲۹
- — فالج اور ہارٹ فیل عام ہو جائے گا ۳۰
- — بیچو فوں کی حکومت اور پولیس کی کثرت ہوگی ۳۱
- — عورتیں پہننے کے باوجود عریاں ہوں گی ۳۲
- — یر راج بنا لوگے، چھوٹے کی خوب دیکھ بھال کرو گے اور بڑے کو بڑھا کھوس بنا دو گے، اگر کوئی اس کے خلاف کرے گا تو کہا جائے گا تو نے راج کے خلاف کیا ۳۳

۲۶ ایضاً، ص ۶۲ بحوالہ طبرانی کبیر

۲۷ ایضاً، ص ۶۶ بحوالہ طبرانی صغیر

۲۸ ایضاً، ص ۱ بحوالہ بخاری شریف، ج ۲، ص ۱۰۵۵

۲۹ ایضاً، ص ۷۳ بحوالہ المستدرک، ج ۲، ص ۵۱۳

۳۰ ایضاً، ص ۷۲ بحوالہ مجالس

۳۱ ایضاً، ص ۷۶ بحوالہ طبرانی کبیر

۳۲ ایضاً، ص ۷۷ بحوالہ مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۸۳، مسند امام احمد، ج ۲، ص ۳۵۳

۳۳ ایضاً، ص ۷۷ بحوالہ المستدرک، ج ۲، ص ۵۱۳

- ایسا زمانہ آئے گا کہ اس میں علماء کم ہوں گے اور داعین زیادہ ہوں گے
- اللہ تعالیٰ اسلام کی تائید ایسے لوگوں سے کرے گا جو خود مسلمان نہ ہوں گے نہ
- مرد عورتوں سے مشابہت کریں گے اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہو جائیں گی
- میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، قسم قسم کے شربت پیئیں گے، مختلف رنگوں کے کپڑے پہنا کر سینگے اور باتیں بڑھ چڑھ کر کیا کریں گے
- یہ میری امت کے شریر لوگ ہوں گے
- قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ
- کتاب اللہ کو عار سمجھا جائے گا
- زمانہ باہم قریب ہو جائے گا
- محبت و خلوص کم ہو جائے گا
- خائونوں کو امین بنایا جائے گا
- امینوں پر پتہمت لگائی جائے گی
- جھوٹے کو سچا کہا جائے گا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا

۱۵۵ ص ۵۰ ج ۱ بحوالہ سندھ

۱۵۶ ص ۹۶ بحوالہ طبرانی کبیر

۱۵۷ ص ۱۰۲ بحوالہ ابو نعیم علیہ

۱۵۸ ص ۱۰۳ بحوالہ طبرانی کبیر

عالم ہوگا!

ہاں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کی آمد آمد سے صدیوں قبل وہ بتا دیا اور سنا دیا جو صدیوں بعد ہونے والا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں جو کچھ فرمایا حروفِ بحرف صحیح ہے۔ دل دھڑکتا ہے، آنکھیں اشکبار ہیں، روح سہمی جاتی ہے۔ نہ معلوم وہ آنے والی قیامت کب آئے گی! ہاں، نہ معلوم اب کیا ہونا ہے!

کیا ہونا ہے؟

چھپ کے لوگوں سے کتے جس کے گناہ
 وہ خبردار ہے، کیا ہونا ہے؟
 اے او مجرم! بے پروا، دیکھ!
 سر پہ تلوار ہے، کیا ہونا ہے؟
 ہائے اے مفید، مسافر تیری!
 کوچ تیار ہے، کیا ہونا ہے؟
 دور جانا ہے، رہا دن تھوڑا
 راہ دشوار ہے، کیا ہونا ہے؟
 گھر بھی جانا ہے، مسافر کہ نہیں؟
 منت پہ کیا مار ہے، کیا ہونا ہے؟
 جان بلیکان ہوئی جباتی ہے!
 بار سا بار ہے، کیا ہونا ہے؟

- روشنی کی ہمیں عادت اور گھر
 تیرہ و تار ہے ، کیا ہونا ہے؟
 منہ دکھانے کا نہیں اور سحر
 عام دربار ہے ، کیا ہونا ہے؟
 اُن کو رسم آئے تو آئے ورنہ
 وہ کڑی مار ہے ، کیا ہونا ہے؟
 واں نہیں بات بنانے کی مجال
 چارہ اتر ہے ، کیا ہونا ہے؟
 ساتھ والوں نے یہیں چھوڑ دیا
 بے کسی پار ہے ، کیا ہونا ہے؟

إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَإِذَا النُّجُومُ انْتَثَرَتْ ۝
 وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ۝
 عَلِمْتَ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ۝

فریاد

تم چاہو تو قسمت کی مصیبت ٹل جائے
 کیوں کر کہوں ساعت سے قیامت ٹل جائے
 لہڑاٹھاؤ رُخ روشن سے نقاب
 مولیٰ! مری آئی ہوئی شامت ٹل جائے!
 آمین!

○ ہم وعدہ کرتے ہیں، جھوٹے سچے وعدے — مگر اُس
 وعدہ تو سچا ہی ہونے سے کہ وہ سچ اور حق ہے — اُس کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا —
 اُس نے ہم کو پیدا کیا اور ایک کھٹکا لگا دیا — ہاں قیامت کا کھٹکا تاکہ دل و دماغ اور
 ہاتھ پیر پہننے نہ پائیں، ٹھیک ٹھیک کام کرتے رہیں — ہر چیز قابو میں رہے بے قابو نہ ہو
 — اس نے بار بار وعدہ کیا کہ وہ آنے والی آئیگی — سنو سنو وہ کیا فرما رہا ہے —

○
 بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز تمہیں دھوکہ نہ دے
 دنیا کی زندگی ۵۱

○
 اور فرمایا —
 بے شک جس بات کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے، ضرور سچ ہے اور
 بے شک انصاف ضرور ہونا ہے ۵۲

○
 اور فرمایا —
 بے شک جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے ۵۳

۵۱ قرآن حکیم، سورہ لقمن، آیت نمبر ۳۳-۳۴

۵۲ قرآن حکیم، سورہ ذریت، آیت نمبر ۵-۶

۵۳ قرآن حکیم، سورہ العنکبوت، آیت نمبر ۱۳۶

۳۴



اور فرمایا _____

بے شک جس بات کا وعدہ دئے جاتے ہو ضرور ہونی ہے ۴۸



اور فرمایا _____

اور بے شک قیامت آنے والی ہے ۴۹



اور فرمایا _____

بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے، اس میں کچھ شک نہیں ہے



اور فرمایا _____

پاس آنے والی پاس آنے والی ہے، اللہ کے سوا اس کا کوئی

کھولنے والا نہیں ہے



اور فرمایا _____

اے فرما دیجئے تمہارے لئے ایک ایسے دن کا وعدہ جس سے

تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو نہ آگے بڑھ سکو ۵۲

۴۸ قرآن حکیم ، سورہ صافات ، آیت نمبر ۲۷

۴۹ قرآن حکیم ، سورہ حجر ، آیت نمبر ۸

۵۰ قرآن حکیم ، سورہ مؤمن ، آیت نمبر ۱۰

۵۱ قرآن حکیم ، سورہ نجم ، آیت نمبر ۲۷

۵۲ قرآن حکیم ، سورہ سبأ ، آیت نمبر ۱۳

اور فرمایا —

تو تم انہیں چھوڑو کہ یہودہ باتیں کریں اور یہیں یہاں تک اپنے
اُس دن کو پائیں جس کا اُن سے وعدہ ہے ۵۳

بار بار وعدہ جتایا گیا — یاد دہانی کرائی گئی — مگر یہ

نہیں بتایا کہ وعدہ کب پورا ہوگا — وہ آنے والی کب آئے گی — یہی کیا کم ہے

کہ یہ تو بتا دیا کہ وہ دن آنے والا ہے — حساب کتاب ہونے والا ہے —

اگر دن بھی بتا دیا جاتا تو زندگی اجیرن ہو جاتی — ایک ایک قدم پہاڑ ہو جاتا —

دماغ کام نہیں کرتا — ہر دم اسی کی فکر میں گھل گھل کر ہم ختم ہو جاتے اور کچھ کرنا پتے

زندگی عذاب جاں بن جاتی — ہاں یہ دن ہم کو نہیں بتایا —

بے شک بڑا کرم فرمایا — اُس دن کا علم اپنے پاس رکھا اور عرصاً عرصاً فرما دیا —

بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم ۵۴

اور فرمایا —

اگر تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں، تم فرماؤ اس کا علم تو اللہ
ہی کے پاس ہے ۵۵

۵۳ قرآن حکیم ، سورہ زمر ، آیت نمبر ۸۲

۵۴ قرآن حکیم ، سورہ لقمان ، آیت نمبر ۲۲

۵۵ قرآن حکیم ، سورہ احزاب ، آیت نمبر ۶۳



دُسر مایا۔۔۔۔۔

تم سے قیامت کو پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لئے ٹھہری ہوئی ہے تمہیں
اُس کے بیان سے کیا تعلق!۔۔۔۔۔ تمہارے رب ہی تک اُس کی
انتہا ہے۔ ۵۶



اور فرمایا۔۔۔۔۔

وہ عذاب اُس دن ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے ۵۷
ہم اس دنیا میں آئے، ہمیں معلوم نہ تھا کہ واپس جانا بھی ہے
ہم کو بتا دیا گیا کہ جانا بھی ہے کہ زندگی بے مقصد نہیں۔۔۔۔۔ اگر معلوم نہ ہوتا تو کیسی مایوسی اور
بے خبری کی زندگی گزارتے۔۔۔۔۔ ہم کو باخبر اور ہشیار کر دیا گیا۔۔۔۔۔ بار بار اعلان کیا گیا
کہ تم کو واپس آنا ہے۔۔۔۔۔ سنو سنو! یہ کیسی آواز آرہی ہے۔۔۔۔۔



پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرتا ہے ۵۸



اور فرمایا۔۔۔۔۔

پھر اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤ گے ۵۹

۵۶ تہٰن حکیم ، سورۃ نزلت ، آیت نمبر ۴۲ ۴۳

۵۷ تہٰن حکیم ، سورۃ معارج ، آیت نمبر ۲۰

۵۸ تہٰن حکیم ، سورۃ ص ، آیت نمبر ۵

۵۹ تہٰن حکیم ، سورۃ جانہ ، آیت نمبر ۱

۳۰



اور فرمایا _____

پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے نہ



اور فرمایا _____

اُس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے نہ



اور فرمایا _____

تم فرماؤ! وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمہیں ملنی ہے،
پھر اُس کی طرف پھیرے جاؤ گے نہ



اور فرمایا _____

بے شک ہم جلاتیں اور ہم ماریں اور ہماری طرف پھرنا ہے نہ



اور فرمایا _____

بہر حال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے نہ

نہ قرآن حکیم ، سورہ زمر ، آیت ۱۰

نہ قرآن حکیم ، سورہ مؤمن ، آیت نمبر ۳

نہ قرآن حکیم ، سورہ منافقون ، آیت نمبر ۶

نہ قرآن حکیم ، سورہ ق ، آیت نمبر ۲۲

نہ قرآن حکیم ، سورہ مؤمن ، آیت نمبر ۷



اور فرمایا —

اللہ پہلے بناتا ہے پھر دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف پھر گئے ۶۵
 ○ — نہ صرف یہ بتایا کہ واپس جانا ہی جانا ہے — یہ بھی بتایا کہ اٹھنا بھی ہے
 — مگر پھر زندہ ہونا ہے — دنیا کی زندگی ہی کو پوری زندگی نہ سمجھ لینا —
 نہیں نہیں ابھی تو زندگی کے اور مرحلے بھی ہیں — صاف صاف فرمادیا —



اور اسی کی طرف اٹھنے لگے



اور فرمایا —

اور بے شک تمہارا رب ہی انہیں قیامت میں اٹھائے گا ۶۶



اور فرمایا —

اللہ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں - ۶۷



اور فرمایا —

وہ زندہ نکالتے ہے مردے سے، اور مردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور

۶۵ تدرآن حکیم ، سورہ روم ، آیت نمبر ۱۱

۶۶ تدرآن حکیم ، سورہ ملک ، آیت نمبر ۱۵

۶۷ تدرآن حکیم ، سورہ مجید ، آیت نمبر ۲۵

۶۸ تدرآن حکیم ، سورہ حج ، آیت نمبر ۱

جلاتا ہے اس کے مُرے پیچھے اور لوہنی تم نکالے جاؤ گے ۱۹



اور فرمایا —

بے شک ہم مُردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے
اُسکے بھیجا ۲۰



اور فرمایا —

تم فرماؤ، کیوں نہیں میرے رب کی قسم! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے ۲۱



اور فرمایا —

جس دن قبروں سے نکلیں گے چھپتے ہوئے گویا کہ وہ نشانوں کی طرف
لپک رہے ہیں ۲۲



اور فرمایا —

تو کیا نہیں جانتا جب اٹھائے جائیں گے جو قبروں میں ہیں اور کھول دی جائیگی
جو سینوں میں ہے بے شک اُن کے رب کو اُس دن اُن کی سب خبر ہے ۲۳

۱۹ تہٰ ان حکیم ، سورہ روم ، آیت نمبر ۱۹

۲۰ تہٰ ان حکیم ، سورہ یسین ، آیت نمبر ۱۲

۲۱ تہٰ ان حکیم ، سورہ تغابن ، آیت نمبر ۱

۲۲ تہٰ ان حکیم ، سورہ معارج ، آیت نمبر ۲۲-۲۳

۲۳ تہٰ ان حکیم ، سورہ غدیت ، آیت ۱۰۹

۳۲



اور فرمایا —————

بے شک ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا ۴۲



اور فرمایا —————

تم فرماؤ! ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا ۴۵



اور فرمایا —————

اور پھونکا جائے گا صویر جمعی وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف
ڈرتے چلیں گے ۴۶



اور فرمایا —————

اے گلی ہوئی بڈیو! ————— بکھرے ہوئے جوڑو!
ریزہ ریزہ گوشتو! ————— پر اگندہ بالو!
اللہ تعالیٰ فیصلہ کے لئے تمہیں جمع ہونے کا حکم دیتا ہے ۴۷



اور فرمایا —————

جس دن بلائے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائے گا،

۴۴ تہ آن حکیم ، سورۃ النعام ، آیت نمبر ۱۳

۴۵ تہ آن حکیم ، سورۃ سبا ، آیت نمبر ۲۶

۴۶ تہ آن حکیم ، سورۃ یسین ، آیت نمبر ۵۱

۴۷ تہ آن حکیم ، سورۃ ص ، آیت نمبر ۸۰

بیچی آنکھیں کتے ہوتے، قبروں سے نکلیں گے، گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی، بلا نوالے
کی طرف لپکتے ہوئے ۷۸

کیا دوبارہ زندہ ہو کر پھر کام کاج کرنا ہے؟ ————— نہیں نہیں، کام کاج
کا وقت تو گزر چکا، اب تو پیشی اور حاضری کا وقت ہے ————— جس واحد قہتار سے منہ چھپاتے
پھرتے تھے، آج اسی کے حضور پیشی ہے ————— آج پروٹوکول کی ساری باز برداریاں اور
وضع داریاں ختم ہو چکی ہیں جن کی شان و شوکت دیکھ کر لوگ کانپتے تھے آج وہ خود کانپتے ہیں
————— ان میں بادشاہ بھی ہیں، وزیر بھی ہیں، صدر بھی ہیں، گورنر بھی ————— اعیان
مملکت بھی ہیں، ارکان دولت بھی ————— امیر بھی ہیں، دولت مند بھی ————— زمیندار
بھی ہیں، کارخانہ دار بھی ————— کسٹرن بھی ہیں، ڈپٹی کسٹرن بھی ————— ایس پی بھی ہیں
ڈی ایس پی بھی ہیں ————— ایڈمرل بھی ہیں، بریگیڈیئر بھی ————— میجر جنرل بھی ہیں، کرنل
بھی ————— سیکرٹری بھی ہیں اور ڈائریکٹر بھی ————— ہاں آج مولیٰ کے حضور یہ سب
حاضر ہیں ————— نہ محافظ ہیں، نہ سیٹیاں ہیں، نہ سائرن ————— اللہ کے دربار میں
بے یار و مددگار تنہا کھڑے ہیں ————— سنو سنو! کیا آواز رہی ہے —————



اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ۷۹



اور فرمایا —————

اور جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان اور

۷۸ تہٰن حکیم ، سورۃ قمر ، آیت نمبر ۶-۷

۷۹ تہٰن حکیم ، سورۃ یسین ، آیت نمبر ۳۲

۳۵

لوگ سب نکل کھڑے ہوں گے ایک اللہ کے سامنے جو سب پر غالب ہے ۸۱



اور فرمایا —

اور تمہارے رب کے حضور پر اباندھے کھڑے ہونگے ۸۱



اور فرمایا —

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اُس کے حضور بندے ہو کر
حاضر ہوں گے — بیشک وہ اُن کا شمار جانتا ہے اور اُن کو ایک
ایک کر کے گن رکھتا ہے اور اُن میں ہر ایک روز قیامت اُس کے حضور
اکیلا حاضر ہوگا ۸۲



اور فرمایا —

اور سب منہ جھک جائیں گے اُس زندہ قائم رکھنے والے
کے حضور ۸۳



اور فرمایا —

سب ہمارے حضور حاضر ہو جائیں گے تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا

۸۱ تہ آن حکیم ، سورہ ابراہیم ، آیت نمبر ۲۳

۸۲ تہ آن حکیم ، سورہ کعب ، آیت نمبر ۲۶-۲۸

۸۳ تہ آن حکیم ، سورہ مریم ، آیت نمبر ۹۲-۹۵

۸۴ تہ آن حکیم ، سورہ طہ ، آیت نمبر ۱۱

اور تمہیں بدلہ نہ ملے گا مگر اپنے کئے کا ۸۲



اور فرمایا —

اور صور کھپونکا گیا، یہ ہے وعدہ عذاب کا دن، اور ہر جان یوں حاضر ہونی
 کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ — بیشک اس سے تو
 غفلت میں تھا ۸۵

○ — ہاں جب حاضری ہوگی، جب اس دربار میں پیشی ہوگی — اس دنیا
 کے شب و روز اور ماہ و سال یا دلائے جائیں گے — برسوں پر پھیلی ہوئی زندگی گھڑیوں
 اور پیروں میں سمٹ کر رہ جائے گی — ہماری غفلت کا یہ عالم ہے کہ جیسے مرنے ہی نہیں
 — مہینوں پر مہینے اور برسوں پر برس گزرتے جا رہے ہیں — آرزو میں اور دنیا میں
 اور حوصلے بڑھا رہی ہیں — غفلت کے پردے پڑے ہوئے ہیں مگر اچانک ساٹھ ستر
 سال کی زندگی خواب و خیال بن کر رہ جائے گی — ذرا مستقبل کے آئینے میں یہ تصویر
 تو ملاحظہ کریں —



اور جس دن انہیں اٹھائے گا گویا کہ دنیا میں نہ رہے تھے مگر اس دن
 کی ایک گھڑی، آپس میں پہچان کریں گے کہ پورے گھائے میں رہے وہ
 جنہوں نے اللہ سے ملنے کو جھٹلایا اور ہدایت پر نہ تھے ۸۶

۸۲ قرآن حکیم ، سورہ یسین ، آیت نمبر ۵۱-۵۲

۸۵ قرآن حکیم ، سورہ ق ، آیت نمبر ۲۰-۲۱

۸۶ قرآن حکیم ، سورہ یونس ، آیت نمبر ۲۵



اکفار سے اللہ نے فرمایا، تم زمین میں کتنا ٹھہرے، برسوں کی گنتی سے؟
 بولے، ہم ایک دن رہے یا دن کا حصہ، تو گننے والوں سے دریافت فرمایا۔
 فرمایا، تم نہ ٹھہرے مگر تھوڑا، اگر تمہیں علم ہوتا۔ ۵۷



اور جس دن قیامت ہوگی مجرم قسم کھائیں گے کہ نہ رہے تھے
 مگر ایک گھڑی ۵۸



گو یادہ جس دن دیکھیں گے جو انہیں وعدہ دیا جاتا ہے، دنیا میں ٹھہرے
 تھے مگر دن کی ایک گھڑی بھر ۵۹



تو تم فقط اُسے ڈرنے والے ہو جو اُس سے ڈرے۔ گویا
 جس دن وہ اسے دیکھیں گے، دنیا میں نہ رہے تھے مگر ایک شام یا اُس کے

۵۷ تسارن حکیم ، سورۃ مؤمنون ، آیت نمبر ۱۱۲-۱۱۵

۵۸ تسارن حکیم ، سورۃ روم ، آیت نمبر ۵

۵۹ تسارن حکیم ، سورۃ احقافا ، آیت نمبر ۳

دن پڑھے نئے

○ وہ بھی ہیں جو کھلی شہادتوں اور یقین دہانیوں کے باوجود قیامت پر یقین نہیں رکھتے۔ کیا اتنا انقلابِ عظیم آئے گا؟ ————

○ شک کی انسان کو یقین نہیں آتا۔ وہ بار بار شک کرتا ہے اور بار بار پوچھتا ہے۔ بار بار بتایا جاتا ہے، بار بار یقین دلایا جاتا ہے مگر انکار پر انکار کئے جاتا ہے۔ اُس کی حیرت بڑھتی جاتی ہے۔ اُس کا یقین گھٹتا جاتا ہے۔ وہ حیرت میں گم سا ہو جاتا ہے۔

○ وہ حیرانگی کے عالم میں پوچھتا جاتا ہے۔

○ اور آدمی کہتا ہے کہ جب میں مرجاؤں گا تو ضرور عنقریب جلا کر نکالا جاؤں گا؟

○ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ اس سے پہلے اُسے بنایا اور وہ

کچھ نہ تھا۔

○ بولے! کیا جب ہم مرجائیں گے اور ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا پھر نکالے جائیں گے؟

○ بے شک یہ وعدہ ہم کو اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو دیا گیا

○ یہ تو نہیں مگر وہی اگلی داستانیں۔

○ اور کافر بولے کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں جو تمہیں خبر دے کہ جب پڑزہ ہو کر

۱۰ سورۃ نوح ، سورۃ زلزلت ، آیت نمبر ۴۲-۴۶

۱۱ سورۃ انعام ، سورۃ مریم ، آیت نمبر ۶۵

۱۲ سورۃ نوح ، سورۃ مؤمنون ، آیت ۸۳

بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ تو پھر تمہیں نیا بنانا ہے۔ کیا اللہ پر اُس نے جھوٹ
باندھا یا اُسے سزا ہے؟ ۹۳

بولا ایسا کون ہے کہ بڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں۔
تم فرماؤ انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی انہیں بنایا اور اُسے
برپیدائش کا علم ہے؟ ۹۴

کیا ہم جب مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے، کیا ہم ضرور اٹھا جائیں گے؟
اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟ تم فرماؤ ہاں؟ ۹۵

اور کہتے تھے کیا جب ہم مر جائیں اور ہڈیاں مٹی ہو جائیں تو کیا ضرور
ہم اٹھائے جائیں گے؟ اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا
بھی؟ تم فرماؤ، بے شک سب اگلے اور پھلے ضرور اٹھیں
گئے جائیں گے ایک جانے ہوئے دن کی میعاد پر؟ ۹۶

کافر کہتے ہیں کیا ہم لٹے پاؤں ملیں گے؟ کیا ہم جب

۹۳ قرآن حکیم ، سورہ سبأ ، آیت نمبر ۸۰

۹۴ قرآن حکیم ، سورہ لیسین ، آیت نمبر ۷۸-۷۹

۹۵ قرآن حکیم ، سورہ صافات ، آیت نمبر ۱۲-۲۱

۹۶ قرآن حکیم ، سورہ فاتحہ ، آیت نمبر ۲۵-۲۷

گلی ٹہیاں ہو جائیں گے؟ — بولے، یوں تو یہ پٹنابز انقصان ہے۔
تو وہ نہیں مگر ایک چھڑکی جھبی وہ کھلے میدان میں اڑے ہوں گے ۹۷



کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور مٹی اور ٹہیاں ہو جاؤ گے،
— تو اس کے بعد پھر نکالے جاؤ گے۔ کتنی دور ہے، کتنی
دور ہے جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے! — وہ تو نہیں مگر ہماری دنیا کی
زندگی کہ ہم مرتے جیتے ہیں اور ہمیں اٹھنا نہیں — وہ تو نہیں ایک مرد
جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا، ہم اُسے ماننے کے نہیں ۹۸



اور بولے، کیا جب ہم مٹی میں مل جائیں گے پھر نئے بنیں گے؟ —
بلکہ وہ اپنے رب کے حضور حاضری سے منکر ہیں ۹۹



بولا! ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں؟ —
تم فرماؤ، انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور اُسے ہر پیدائش کا
علم ہے۔ ۱۰۰



کیا جب مر جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے پھر جنیں گے؟ —

۹۷ قرآن حکیم ، سورۃ زلزلت ، آیت نمبر ۶-۱۳

۹۸ قرآن حکیم ، سورۃ مؤمنون ، آیت نمبر ۳۵-۳۸

۹۹ قرآن حکیم ، سورۃ سجۃ ، آیت نمبر ۱-۱۱

۱۰۰ قرآن حکیم ، سورۃ یسین ، آیت نمبر ۷۸-۷۹

یہ پلٹنا دور ہے لیلہ

انسان سمجھنے کی کوشش کرتا ہے مگر بار بار انکار کرتا ہے، اُس کی سمجھ میں بات نہیں آتی۔۔۔۔۔ وہ خود پلاسٹک اور لوہے کے پرانے ٹکڑوں سے نئے نئے برتن اوزار اور نئی نئی چیزیں بناتا ہے۔۔۔۔۔ چاندی، سونے کے ریزوں سے نئے نئے زیور بناتا ہے۔۔۔۔۔ ایک توڑتا، چوڑا کرتا ہے، گلاتا ہے، ٹوپہ نو بناتا ہے۔۔۔۔۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو گلا گلا کر نئے نئے برتن بناتا ہے۔۔۔۔۔ مگر قیامت کی بات اُس کی سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔۔۔ یہ اُس کی سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان گل نظر کر پھر کیسے اٹھ بیٹھے گا۔۔۔۔۔ وہ کھیتیوں کو دیکھتا ہے، وہ درختوں کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔ سال بہ سال دیکھتا ہے کہ ٹوکھ کرنٹ جھڑ ہو گئے، پھر وہ نئی زندگی لے کر ابھرتے ہیں۔۔۔۔۔ دانے مٹی میں مل کر اپنی بہاریں دکھاتے ہیں۔۔۔۔۔ مگر اُس کو قیامت کا یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔ یہ تو جب ہی آئے گا جب وہ اپنی آنکھ سے خود دیکھے گا

سبح فرمایا



اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں اور اُسے نہ جھٹلائے گا مگر ہر سرکش لیلہ



جب ہو لے گی ہونے والی، اُس وقت اُس کے ہونے میں کسی کو

لئہ تسلیم حکیم ، سورۃ ق ، آیت نمبر ۲-۴

لئہ تسلیم حکیم ، سورۃ طغفین ، آیت نمبر ۱-۱۱

انکار کی گنجائش نہ ہوگی۔



جس دن اُس کا بتایا انجام واقع ہوگا، بولناٹھیں گے وہ اس سے پہلے
بھلائے بیٹھے تھے کہ بے شک ہمارے رب کے رسول حق لائے تھے۔



بے شک وہ اپنے گھر میں خوش تھا، وہ سمجھا اُسے پھینا نہیں۔
ہاں کیوں نہیں، بے شک اُس کا رب اُسے دیکھ رہا ہے۔ تو مجھے
قسم ہے شام کے اُجالے کی اور رات کی اور جو چیزیں اس میں جمع ہوتی ہیں
اور چاند کی جب پورا ہو۔ ضرور تم منزل بہ منزل چڑھو گے۔

○ ہاں، انسان کو منزل بہ منزل چڑھنا ہے اور آگے بڑھنا ہے۔
انہی منزلوں میں ایک قیامت بھی ہے۔ مگر وہ ماضی و حال کی منزلوں کو تسلیم کرتا ہے
کہ اُن سے گزر چکا مگر مستقبل کی منزلوں سے انکار کرتا ہے کہ ابھی ان منزلوں سے گزرا نہیں
۔ وہ انکار کرتا ہے مگر خود قیامت برپا کرتا جاتا ہے۔ خود قیامت کی تعمیر
میں لگا ہے مگر بے خبر ہے۔ اللہ اکبر! بے خبری سی بے خبری ہے۔ باخبر ہوتا
تو یوں مست نہ ہوتا۔ ہم کیسی کیسی باتیں کرتے ہیں۔ زمین و آسمان کے قلابے
ملاتے ہیں۔ مگر زلزلے کے ایک جھٹکے سے ساری لہن ترانیاں دھری کی دھری
رہ جاتی ہیں اور ہوش و حواس اڑ جاتے ہیں۔ رات کو روز سوتے ہیں مگر عبرت

۱۳۱ سورۃ انجیم، سورۃ واقف، آیت نمبر ۱۳

۱۳۲ سورۃ انجیم، سورۃ اعراف، آیت نمبر ۵۳

۱۳۳ سورۃ انجیم، سورۃ الشقاق، آیت نمبر ۱۳-۱۹

حاصل نہیں۔۔۔۔۔ شاید اس لئے کہ سونا اور سوکراٹھنا ہمارا مقدر بن چکا ہے۔۔۔۔۔
ہم اس یقین کے ساتھ سوتے ہیں جیسے اٹھنا ہمارے اختیار میں ہے۔۔۔۔۔ ہماری
آنکھوں پر پردے پڑے ہیں۔۔۔۔۔ انجام سے بے خبر ہیں۔۔۔۔۔ ہم سنس رہتے
ہیں مگر ہمیں تو رونا چاہئے۔۔۔۔۔ ہم ظلم کر رہے ہیں مگر ہم کو تو انصاف کرنا چاہئے
ہم جھڑک رہے ہیں، گھڑک رہے ہیں مگر ہمیں تو مشفق و مہربان ہونا چاہئے
ہم اگڑ رہے ہیں مگر ہم کو عاجز و منکسر المزاج ہونا چاہئے۔۔۔۔۔ مستی کا عالم
ہے، سب اپنے اپنے کام میں لگے ہیں۔۔۔۔۔ کسی کو کسی کی خبر نہیں۔۔۔۔۔ قرآن حکیم
نے کس عبرت ناک انداز میں ہماری مستیوں کا نقشہ کھینچا ہے۔۔۔۔۔



کثرت کی خواہش نے تم کو ہم سے اتنا غافل کر دیا کہ تم قبروں کے

دہانے تک پہنچ گئے لٹا

○ ہاں کثرت کی خواہش۔۔۔۔۔ اس نے تو سارے عالم کو اپنی لپیٹ میں
لے رکھا ہے۔۔۔۔۔ ایک کا ایک دشمن بنا ہوا ہے۔۔۔۔۔ ایک سے ایک
جل رہا ہے۔۔۔۔۔ جوانی میں انسان کچھ ایسا مست ہوتا ہے کہ من مانی میں مزا آتا ہے
عیش کو شہی شکار بن جاتا ہے۔۔۔۔۔ مگر جوانی کب تک رہے گی۔۔۔۔۔
سایہ کی طرح وہ بھی سر کنے لگتی ہے پھر ہوش ٹھکانے آجاتے ہیں۔۔۔۔۔ جوانی کی کارگزاریاں
ایک ایک کر کے یاد آتی ہیں، دل مسوس کر رہ جاتے ہیں۔۔۔۔۔ قدم بڑھائیں یا
نہ بڑھائیں، خود بخود قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ پھر وہ گھڑی بھی آجاتی ہے جوانی کی
مستی میں جس کو بھلا دیا گیا تھا۔۔۔۔۔ پشیمانیاں ہوں تو سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

شہساریاں ہوں تو سب کچھ محو کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ ہاں اُس کی باز نپرس ہوگی جس نے
 ڈھٹائی پر کمر باندھی ہے۔۔۔۔۔ جس نے اللہ کے کلام کو افسانہ سمجھا ہے۔۔۔۔۔
 جو اس سے بالکل غافل رہا کہ وہ اچانک آنے والی آکر رہے گی۔۔۔۔۔ ہاں وہ
 اچانک آئیگی۔۔۔۔۔ کسی کو کچھ خبر نہ ہوگی۔۔۔۔۔ سب اپنے اپنے کام میں مگن ہو
 گئے۔۔۔۔۔ ہاں یہ مصیبت جس کا بار بار ذکر کیا گیا جس کا بار بار وعدہ کیا گیا، اچانک آئے گی
 سنو سنو! کیا آواز آرہی ہے۔۔۔۔۔



وہ اچانک اُڑے گی تو انہیں بے حواس کر دے گی پھر نہ وہ اسے
 پھیریں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی۔۔۔۔۔



تو وہ اچانک اُن پر آجائے گا اور انہیں خبر نہ ہوگی۔۔۔۔۔



تو کلبہ کے انتظام میں ہیں مگر قیامت کے کہ اُن پر اچانک آجائے
 کہ اُس کی علامتیں تو ابھی چکی ہیں۔۔۔۔۔ پھر جب وہ آجائے گی تو کہاں وہ
 اور کہاں اُن کا سمجھنا!۔۔۔۔۔



وہ تو نہ ہوگی مگر ایک چنگھاڑ جیسی وہ سب کے سب ہمارے حضور

۱۔ قرآن حکیم ، سورہ انبیاء ، آیت نمبر ۴۰

۲۔ قرآن حکیم ، سورہ شعراء ، آیت نمبر ۲۰۲

۳۔ قرآن حکیم ، سورہ محمد ، آیت نمبر ۱۸

حاضر ہو جائیں گے اللہ



یہ راہ نہیں دیکھتے مگر ایک سیخ کی کہ جسے کوئی پھیر سبیں سکتا ہے



پھر جب آئے گی وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ، اس دن آدمی بھلے گا

پنے بھائی اور ماں اور باپ دربیوی اور بیٹیوں سے ہے

○ زمین تھر تھرا جائے گی ————— دل دہل جائیں گے ————— ہوش و حواس

رُجائیں گے ————— کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی ————— سب ساتھ ہوں گے مگر بیگانہ بیگانہ

————— باپ بیٹے سے بیگانہ ————— ماں بیٹی سے بیگانہ ————— بھائی بہن سے

بیگانہ ————— سب کو اپنی اپنی پڑی ہوئی —————



ان میں سے ہر ایک کو اس دن ایک فکر ہے کہ وہی اُسے بس ہے

عجب گھبراہٹ کا عالم ہوگا



تو جب صور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے

کی بات پوچھے

اللہ قرآن حکیم ، سورہ یسین ، آیت نمبر ۵۲-۵۳

اللہ قرآن حکیم ، سورہ ص ، آیت نمبر ۱۵

اللہ قرآن حکیم ، سورہ عبس ، آیت نمبر ۳۳-۳۴

اللہ قرآن حکیم ، سورہ عبس ، آیت نمبر ۳۵

اللہ قرآن حکیم ، سورہ مؤمنون ، آیت نمبر ۱۰



اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو اور اُس دن کا خوف کرو جس میں کوئی
باپ اپنے بچے کے کام نہ آئے گا اور نہ کوئی کامی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دے گا۔^{۱۱۵}



اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے
پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے۔^{۱۱۶}



جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آئیگا۔^{۱۱۷}
_____ انسان پر جو کچھ پیتے گی وہ تو پیتے گی _____ مگر کائنات پر جو
کچھ گزرے گی وہ سخت حیران کن اور دل دہلانے والی ہے _____ زمین و آسمان
بدل جائیں گے _____ آسمان لپیٹ دیا جائے گا _____ زمین سمیٹ دی جائیگی
_____ نہ یہ آسمان ہوگا نہ یہ زمین _____ آسمان پھٹ جائے گا، تارے جھڑ جائیں گے
_____ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر غبارِ راہ بن جائیں گے _____ فضا میں مھواں دھار
ہو جائیں گی _____ سمندر سلگ جائیں گے _____ فرشتے قطار اندر قطار
کھڑے ہوں گے _____ اللہ اکبر! کیا سماں ہوگا _____ سینے سینے
دیکھنے دیکھنے _____



اور جس دن پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو صاف

۱۱۵ قرآن حکیم ، سورہ لقن ، آیت نمبر ۳۳-۳۴

۱۱۶ قرآن حکیم ، سورہ سبا ، آیت نمبر ۵

۱۱۷ قرآن حکیم ، سورہ دخان ، آیت نمبر ۴۲

کھلی ہوئی دیکھو گے ۱۱۸



جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سچل فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے
جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے ۱۱۹



اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے
اُتارے جائیں گے ۱۲۰



اور قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اُس کی قدرت
سے سب آسمان لپیٹ دئے جائیں گے۔ اور صُور پھونکا جائیگا
تو بہوش ہو جائیں گے، جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر
جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صُور پھونکا جائے گا جیسا کہ دیکھتے
ہوئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اور زمین جگمگا اٹھے گی اپنے
رب کے نُر سے ۱۲۱



تو قلم اُس دن کے منتظر ہو جب آسمان ایک ظاہر دُھواں لائے گا

۱۱۸ قرآن حکیم ، سورہ کہف ، آیت نمبر ۴۷

۱۱۹ قرآن حکیم ، سورہ انبیاء ، آیت نمبر ۱۰۴

۱۲۰ قرآن حکیم ، سورہ فرقان ، آیت نمبر ۲۶

۱۲۱ قرآن حکیم ، سورہ زمر ، آیت نمبر ۶۷-۶۸

کہ لوگوں کو ڈھانپ لے گا ۱۲۲



جس دن آسمان پلنا سا ملے گا اور پہاڑ چلنا سا چلیں گے ۱۲۳



جب زمین کانپے گی تھر تھر کر اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے چور ہو کر
تو ہو جائیں گے روزن کی دھوپ میں غبار کے باریک ذرے پھیلے ہوئے ۱۲۴



تم پر چھوڑی جائیگی بے دھوئیں کی آگ کی لپٹ اور بے پیٹ کا دھواں
پھر جب آسمان پھٹ جائے گا تو گلاب کے پھول سا ہو جائے گا
جیسے سرخ زری ۱۲۵



اور جب صُور بھونک دیا جائے ایک دم اور زمین اور پہاڑ اٹھ کر
دفعۃً چور کر دئے جائیں وہ دن ہے کہ بوڑھے کی وہ ہونے والی —
آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن اس کا پتلا حال ہوگا ۱۲۶



پوچھتا ہے، قیامت کا دن کب ہوگا؟ — پھر جس دن آنکھ ٹوندھیائیگی

۱۲۲ قرآن حکیم ، سورۃ دغان ، آیت نمبر ۱۲

۱۲۳ قرآن حکیم ، سورۃ طور ، آیت نمبر ۱۰-۹

۱۲۴ قرآن حکیم ، سورۃ واقعہ ، آیت نمبر ۶

۱۲۵ قرآن حکیم ، سورۃ رحمن ، آیت نمبر ۳۵-۳۴

۱۲۶ قرآن حکیم ، سورۃ حاقہ ، آیت نمبر ۱۳-۱۵

اور چاند گمے گا اور سورج اور چاند ملا دئے جائیں گے۔ اس دن آدمی
کہے گا، کدھر بھاگ کر جاؤں؟۔ ہرگز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہے۔



پھر جب تارے محو کر دیئے جائیں اور جب آسمان میں رخنے پڑیں اور جب
پہاڑ غبار کر کے اڑا دئے جائیں۔



اور آسمان کھولا جائے گا کہ دروازے ہو جائے گا۔ اور
پہاڑ چلائے جائیں گے کہ جیسا چمکتا ریت دور سے پانی کا دھوکہ دیتا ہے۔



جب دھوپ لپیٹی جائے گی اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب پہاڑ
چلائے جائیں اور جب تھلکی اونٹنیاں چھوٹی پڑیں اور جب وحشی جانور جمع کئے جائیں گے
اور جب سمندر سلگائے جائیں۔ اور جب آسمان جگہ سے
کھینچ لیا جائے۔



جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب سمندر
بہا دئے جائیں اور جب قبریں کھری جائیں۔ ہر جان جان لے گی

۱۲۶۔ قرآن حکیم ، سورۃ قیامہ ، آیت نمبر ۱۰۰۔

۱۲۸۔ قرآن حکیم ، سورۃ نزلت ، آیت نمبر ۱۰۰۔

۱۲۹۔ قرآن حکیم ، سورۃ نبا ، آیت نمبر ۲۰۰۔

۱۳۰۔ قرآن حکیم ، سورۃ تکویر ، آیت نمبر ۱۳۰۔

۵۰

جو اُس نے اگے بھیجا اور جو پیچھے ۱۳۱



جب آسمان شق ہو اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے
اور جب زمین دراز کی جلے اور جو کچھ اُس میں ہے ڈال دے اور
خالی ہو جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اُسے سزاوار ہی یہ ہے
اے آدمی! بے شک تجھے اپنے رب کی طرف ضرور ڈرنا ہے۔ پھر اُس سے
منا ہے ۱۳۲



جب تھر تھرائے گی تھر تھرائے والی، اُس کے پیچھے آنے والی، کتنے دن
اُس دن دھڑکتے ہوں گے، آنکھ اوپر نہ اٹھا سکیں ۱۳۳



ہاں جب زمین بھرا کر پاش پاش کر دی جائے گی اور تمہارے رب کا حکم
اُسے اور فرشتے قطار قطار اور اُس دن جہنم لائی جائے
اُس دن آدمی سوچے گا اور اب سوچنے کا وقت کہاں! — کہے گا
ہائے! کسی طرح میں نے جیتے جی نیکی اگے بھیجی ہوتی! ۱۳۴
○ — ہاں انسان سوچے گا اور تمنا کرے گا مگر اب کوئی تمنا پوری نہ ہوگی

۱۳۱ تسد آن حکیم ، سورہ انفطار ، آیت نمبر ۵

۱۳۲ تسد آن حکیم ، سورہ انشاق ، آیت نمبر ۶

۱۳۳ تسد آن حکیم ، سورہ نزعت ، آیت نمبر ۷

۱۳۴ تسد آن حکیم ، سورہ فجر ، آیت نمبر ۲۲، ۲۳

تساؤں اور آرزوؤں کا زمانہ گزر گیا۔۔۔۔۔ انسان یہ سمجھتا تھا کہ جو من میں آئے
کئے جاؤ کوئی پوچھنے والا نہیں۔۔۔۔۔ کوئی بدلہ لینے والا نہیں۔۔۔۔۔ آج وہ اپنی آنکھوں
سے دیکھے گا کہ بدلہ لیا جا رہا ہے اور بدلہ دیا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ ہم دنیا میں یہ منظر
دیکھ دیکھ کر گڑھتے رہتے تھے۔۔۔۔۔

قاتل بھی قبر میں جا رہے ہیں، مقتول بھی۔۔۔۔۔ جا بڑھی قبر میں جا رہے ہیں،
مجبور بھی۔۔۔۔۔ حاکم بھی قبر میں جا رہے ہیں، محکوم بھی۔۔۔۔۔ غالب بھی قبر میں جا رہے
ہیں، مغلوب بھی۔۔۔۔۔ آقا بھی قبر میں جا رہے ہیں، غلام بھی۔۔۔۔۔ جس کو دیکھو
رفتہ رفتہ قبر میں جا رہا ہے۔۔۔۔۔ مگر قاتل سے کون بدلے لے گا اور کس بدلہ
لیا جائے گا؟۔۔۔۔۔ مجبور کو کون دلا سادے گا؟۔۔۔۔۔ مظلوم کو کس حق ملے گا؟
کون حق دے گا؟۔۔۔۔۔ محکوم کی کون خبر لے گا؟۔۔۔۔۔ مغلوب کی کون بات سنے گا؟
غلام کی کون دادرسی کرے گا؟۔۔۔۔۔ سب چلے گئے۔ سوالوں کا جواب نہ ملا
نہیں نہیں سفر زندگی ختم نہیں ہوا۔۔۔۔۔ ٹھہرو ٹھہرو!۔۔۔۔۔ ہاں ایک
دن آنے والا ہے جب ذرہ برابر نیکی کا بدلہ دیا جائے گا۔۔۔۔۔ ایک گھڑی انیوالی ہے
جب ذرہ برابر برائی کا بدلہ دیا جائے گا۔۔۔۔۔ زندگی، کھیل تماشائیں۔۔۔۔۔ زندگی،
زندگی ہے۔۔۔۔۔ حساب کتاب رکھا جائے گا۔۔۔۔۔ حساب کتاب لیا جائے گا
پھر منزل پر پہنچ کر سفر زندگی ختم ہوگا۔۔۔۔۔ سنو سنو! وہ کیا فرما رہا ہے۔۔۔۔۔



اور اس دن تول ضرور ہونی ہے تو جن کے پتے بھاری ہوئے وہی ملو کو
کو پہنچے اور جن کے پتے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاڑے میں ڈالی ہے۔



اور فرمایا —

جس دن ہر جان نے جو بھلا کام کیا، حاضر پائے گا اور جو بُرا کام کیا
اسید کرے گا کاشس مجھ میں اور اس میں دور کا فاصلہ ہوتا ہے ۳۶



اور فرمایا —

جس دن ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے، بے شک ہم بدہ
لینے والے ہیں ۳۷



اور فرمایا —

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا پھر انہیں ان کے کو تک (اعمال،
جتادے گا۔ اللہ نے انہیں گن رکھا ہے اور وہ بھول گئے اور ہر چیز
اللہ کے سامنے ہے۔ اسے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ
جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں
کہیں تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو چوتھا وہ موجود ہے اور پانچ کی تو چھٹا وہ
ہے اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ کی مگر یہ کہ وہ ان کے
ساتھ ہے جہاں کہیں ہوں۔ پھر انہیں قیامت کے دن
بتا دیگا جو کچھ انہوں نے کہا۔ بیشک اللہ سب جانتا ہے ۳۸

۳۶ قرآن حکیم ، سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۳

۳۷ قرآن حکیم ، سورہ دفان ، آیت نمبر ۱۶

۳۸ قرآن حکیم ، سورہ مبارکہ ، آیت نمبر ۷



اور فرمایا —

اُن سے کہا جائے گا یہ انصاف کا دن ہے — یہ ہے وہ
فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلاتے تھے! ۱۳۹



اور فرمایا —

بے شک فیصلہ کا دن ٹھہرا ہوا وقت ہے جس دن صور پھونکا جائیگا
تو تم چلے آؤ گے فوجوں کی فوجیں ۱۴۰



اور فرمایا —

جس دن چھپی باتوں کی جانچ ہوگی تو آدمی کے پاس نہ کچھ زور ہوگا، نہ کوئی
مددگار — آسمان کی قسم جس سے عینہ اترتا ہے اور زمین کی جو اس سے
کھلتی ہے، بے شک قرآن ضرور فیصلہ کی بات ہے اور کوئی مہنسی کی بات نہیں! ۱۴۱

○ — دنیا کا قاعدہ ہے جو اقتدار میں آتا ہے وہ اقتدار چھوڑنے والوں کا احتساب
کرتا ہے اور عدل و انصاف کا دم بھرتا ہے — اللہ اللہ! دورِ جدید نے انتقام کا نام
'احتساب' رکھا ہے — مگر وہ احتساب لینے والا جب احتساب لے گا اور ہمارے
اچھے بڑے کاموں کا حساب کتاب کرے گا تو وہاں 'انتقام' کا نام و نشان تک نہ ہوگا —

۱۳۹ قرآن حکیم ، سورہ صافات ، آیت نمبر ۲۱

۱۴۰ قرآن حکیم ، سورہ نبأ ، آیت نمبر ۱۹

۱۴۱ قرآن حکیم ، سورہ طارق ، آیت نمبر ۸-۱۳

وہاں عدل و انصاف اپنی اصل آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوگا اور جگمگائے گا۔
یہ عدل تمام جغرافیائی، لسانی، نسلی، نسبی، عصبتیوں سے پاک ہوگا۔ اللہ کا اپنے
بندوں سے حساب کتاب ہوگا۔ ہاں آج حساب کا دن ہے، عدل کا دن ہے،
انصاف کا دن ہے۔ آج حساب ہوگا، آج عدل کیا جائے گا، آج انصاف
کیا جائے گا۔ اگر ایک قوم نے دوسری قوم کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ ایک
جماعت نے دوسری جماعت کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اگر ایک فرد نے دوسرے
فرد کے ساتھ ظلم کیا ہے۔ اور تو اور اگر انسان نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔
انصاف کیا جائے گا۔ ایسا انصاف تو دنیا میں کبھی کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔
سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے۔



اور ڈرامس دن سے جب کوئی جان دوسرے کا بدلہ نہ ہو سکے گی اور
نہ دکانر کے لئے، کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ کچھ لے کر اس کی، جان
چھوڑی جائے گی لالہ



اور فرمایا۔

اور جو کوئی شخص (چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی چیز لے کر
آئے گا پھر ہر جان کو ان کی کمائی بھر پوری جائیگی اور ان پر ظلم نہ ہوگا لالہ

۱۲۲ قرآن حکیم ، سورہ بقرہ ، آیت نمبر ۲۸

۱۲۳ قرآن حکیم ، سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۱۶۱

۵۵



اور فرمایا —

اور ہم عدل کی ترازو میں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی کی جان پر ظلم نہ ہوگا
اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم
کافی ہیں حساب کو ۱۲۴



اور فرمایا —

اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا —
اور ہر جان کو اُس کا کیا بھر لوپ دیا جائے گا اور اُسے خوب معلوم ہے جو وہ
کرتے تھے ۱۲۵



اور فرمایا —

کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا؟ ۱۲۶



اور فرمایا —

تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے گا، اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر
برائی کرے گا، اُسے دیکھے گا ۱۲۷

۱۲۴ تسد آن حکیم ، سورۃ انبیاء ، آیت نمبر ۲۷

۱۲۵ تسد آن حکیم ، سورۃ زمر ، آیت نمبر ۶۰-۶۱

۱۲۶ تسد آن حکیم ، سورۃ قیامہ ، آیت نمبر ۳۶

۱۲۷ تسد آن حکیم ، سورۃ زلزال ، آیت ۱-۸

○ دنیا میں انسان جو کچھ کرتا رہا اُس کا روز نامچہ تیار ہوتا رہا۔ اُس کو
 خبر بھی نہیں اور یہ ہوتا رہا۔ سب کام خاموشی سے ہوتا رہا، کانوں کان خبر نہ ہوتی
 آج سارا ریکارڈ تیار ہے۔ ہر انسان حیران و پریشان ہے۔ اُس کے
 تو وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ بالآخر آئینہ اعمال، شامت اعمال بن کر سامنے آئیگا۔
 جو کام کر کے وہ خود بھول گیا، آج ریکارڈ دیکھ کر وہ کام رہ رہ کے یاد آئے ہیں۔
 کوئی بات جھٹلانی نہیں سکتا کہ آج گواہی دینے والے گواہوں کی شان ہی نالی ہے۔
 اُن کو جھٹلایا ہی نہیں جاسکتا۔ اپنی ہی آنکھ، اپنے ہی کان، اپنی ہی زبان اپنے
 ہی ہاتھ پیر جب باغی ہو کر گواہی دینے پر آمادہ ہو جائیں تو کیسے جھٹلایا جاسکتا ہے۔
 ہاں روز نامچہ تیار ہے۔ نامہ اعمال تیار ہے۔ سنو سنو یہ کیسی آواز
 آرہی ہے۔



اور تم ہر گروہ کو دیکھو گے زانوؤں کے بل گرے ہوئے، ہر گروہ اپنے
 نامہ اعمال کی طرف بلایا جائے گا، آج تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائیگا، ہمارا
 یہ نوشتہ تم پر حق بولتا ہے، ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا ہے۔



تو وہ جو اپنا نامہ اعمال داپنے ہاتھ میں دیا جاتے اُس سے عنقریب سہل
 حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور وہ
 جس کا نامہ اعمال اُس کے پیٹھ کے پیچھے دیا جاتے وہ عنقریب موت مانگے گا
 اور بھڑکتی آگ میں جاتے گا۔

۱۲۸ سورہ ہاشم ، سورہ ہاشم ، آیت نمبر ۲۸-۲۹

۱۲۹ سورہ الشقاق ، آیت نمبر ۱۲

جس دن ہم ہر جماعت کو اُس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جو اپنا نامہ اعمال دہنہ ہاتھ میں دیا گیا، یہ لوگ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور تاکے؟ پھر ان کا حق نہ دیا جائے گا۔ ۱۵۰

اور نامہ اعمال رکھا جائے گا تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اُس کے لکھے ہوئے سے ڈرتے ہوں گے اور کہیں گے ہائے خرابی! ہمارے اس نوشتہ کو کیا ہوا؟ نہ اس نے کوئی چھوٹا گناہ چھوڑا، نہ بڑا جسے گھیر نہ لیا ہو اور اپنا سب کیا انہوں نے سامنے پایا اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا ۱۵۱

بے شک ہم مردوں کو جلائیں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے اُگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔ اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔ ۱۵۲

○ پھر جب نامہ اعمال پیش ہوں گے تو ہمارے اعمال کی گواہی خود ہمارے ہی اپنے دیں گے۔ سنو سنو! کیا ارشاد ہو رہا ہے۔

○ جس دن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے

۱۵۱ قرآن حکیم ، سورہ نساء سبیل ، آیت نمبر ۷۲

۱۵۲ قرآن حکیم ، سورہ کہف ، آیت نمبر ۴۹

۱۵۳ قرآن حکیم ، سورہ یسین ، آیت نمبر ۱۲

پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔ اُس دن اللہ انہیں اُن کی سچی سنز لوہری دے گا اور
جان لیں گے کہ اللہ ہی صریح حق ہے ۱۵۳۔



آج ہم اُن کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے بات
کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے کئے کی گواہی دیں گے ۱۵۴۔



یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے، اُن کے کان اور اُن کی آنکھیں اور اُن کے
چمڑے سب اُن پر اُن کے کئے کی گواہی دیں گے اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے
تم نے ہم پر کیوں گواہی دی؟ — وہ کہیں گے ہمیں اللہ نے بلوایا جس نے
ہر چیز کو گویائی بخشی اور اُس نے تمہیں پہلی بار بنایا اور اُس کی طرف تمہیں پھرتا ہے ۱۵۵۔



اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور
تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں — لیکن تم تو یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے
ہمت سے کام نہیں جانتا ۱۵۶۔

ہماری آنکھیں اور ہمارے کان اور ہاتھ پیر تو گواہی دیں گے ہی — حضور انور
صلی اللہ علیہ وسلم بھی گواہی دیں گے، وہ کیسی شرمساری کا وقت ہو گا! — سنو سنو! کیا ارشاد

۱۵۳۔ قرآن حکیم ، سورۃ نور ، آیت نمبر ۲۵

۱۵۴۔ قرآن حکیم ، سورۃ یسین ، آیت نمبر ۳۵

۱۵۵۔ قرآن حکیم ، سورۃ حم السجود ، آیت نمبر ۲۱-۲۰

۱۵۶۔ قرآن حکیم ، سورۃ حم السجود ، آیت نمبر ۵۴

ہو رہا ہے!

۵۹



تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں، اُس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی کی، کاش! انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جاتی۔ اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔ ۱۵۷



اور جس دن ہم امت کے ہر گروہ میں انبیاء کا ایک گروہ انہیں میں سے اٹھائیں گے کہ ان پر گواہی دے اور اے محبوب! تمہیں ان سب پر شاہد بنا کر لائیں گے۔ ۱۵۸

○ ہاں حساب کتاب کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہو جائے گا کچھ روشن پھرے ہوں گے۔ کچھ کالے اور سیاہ نام۔ کچھ ہشاش بشاش۔ کچھ حیران پریشان۔ حسرت و یاس کی تصویر۔ کچھ مطمئن، کچھ مضطرب و بے قرار۔ سنو سنو! قرآن کیا کہہ رہا ہے۔



جس دن کچھ تمنا اونچا لے ہوں گے اور کچھ تمنا کالے۔ تو وہ جن کے تمنا کالے ہوئے تو کیا تم ایمان لا کر کافر ہوئے؟ تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ۔ ۱۵۹

۱۵۷ قرآن حکیم ، سورہ نسا ، آیت نمبر ۲۲

۱۵۸ قرآن حکیم ، سورہ نمل ، آیت نمبر ۸۹

۱۵۹ قرآن حکیم ، سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۱۰۶

کچھ منہ اُس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے اور کچھ منہ اُس دن
بگڑے ہوئے ہوں گے سمجھتے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ وہ کی جائے گی جو
کرتوڑ دے۔ ۱۶۰

کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے، بہتے خوشیاں مناتے
اور کتنے مونہوں پر اُس دن گردِ ڈپٹی ہوگی، اُن پر سیاہی چڑھ رہی ہے،
یہ وہی ہیں کافر، بدکار ۱۶۱

اور جن کے منہ اونچالے ہوئے وہ اللہ کی رحمت میں ہیں اور ہمیشہ
اس میں رہیں گے۔ ۱۶۲

جس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ اُن کا نور
ہی اُن کے آگے اور اُن کے دھننے دوڑتا ہے، اُن سے فرمایا جا رہا ہے کہ آج
تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں، تم
اُن میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے۔ ۱۶۳

۱۶۰ قرآن حکیم ، سورہ قیامہ ، آیت نمبر ۲۲-۲۵

۱۶۱ قرآن حکیم ، سورہ جس ، آیت نمبر ۳۸-۴۲

۱۶۲ قرآن حکیم ، سورہ آل عمران ، آیت نمبر ۱۰

۱۶۳ قرآن حکیم ، سورہ صدیہ ، آیت نمبر ۱۲



اور اُس دن تم مجرموں کو دیکھو گے کہ بیڑیوں میں ایک دوسرے سے
 جڑے ہوں گے، اُن کے کرتے رال کے ہوں گے اور اُن کے چہرے آگ
 ڈھانپ لے گی ۱۶۲



وہ جو سو دکھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا
 ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو ۱۶۵



جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت
 دل لے کر ۱۶۶



اباں جنت میں پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے ۱۶۷
 ○ اللہ اللہ! سب کچھ بتا دیا۔ مستقبل کے اندھیروں میں اُجالا کر کے
 سب کچھ دکھا دیا۔ پھر بھی ہم غافل رہیں تو ہم پر صد حیف! ہاں پوچھنے والا
 پوچھنے کا حق رکھتا ہے۔ اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے علم دین دیا، تو نے پھیلانے
 میں نخل سے کام لیا اور مول تول کرنے لگا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ اگر یہ

۱۶۲ سورۃ النجم ، سورۃ ابراہیم ، آیت نمبر ۴۹-۵۰

۱۶۵ سورۃ بقرہ ، آیت نمبر ۲۷۵

۱۶۶ سورۃ شعراء ، آیت نمبر ۸۹

۱۶۷ سورۃ دخان ، آیت نمبر ۵۶

پوچھا گیا ہم نے تجھے دولت سے نوازا، تو نے اسے سنتِ سنت کے رکھا، غریبوں اور مسکینوں کو ہوانہ لگنے دی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے صاحبِ اختیار بنایا، تو نے بے اختیاروں کو ستایا، مجبوروں اور بیکسوں کو دبا یا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے واعظ و مقرر بنایا، تو نے چکا چکا کر تقریریں کیں، ہم پر نظر نہ رکھی، دولت پر نظر رکھی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر یہ پوچھا گیا ہم نے تجھے ڈاکٹر بنایا، تو نے غریب و مسکین مریضوں کو نچوڑنا شروع کیا، ہمدردی و غمخواری سے تیرا دل خالی رہا، تو نے مریضوں کے بل پر اپنے کاخ و ایوان سجائے اور مخلوقِ خدا کی خدمت نہ کی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے استاد و پروفیسر بنایا تو کلاس لینے سے جی چراتا رہا اور ٹیوشن پڑھا پڑھا کر جیب بھرتا رہا، تو نے علم کی تجارت کی، یہ کیا کیا؟ تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے تاجر بنایا، تو نے گاہکوں کو دھوکے پر دھوکے دئے، نفع کمانے میں لگا رہا اور حلال و حرام کی تمیز اٹھادی تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے قوم کا نگران و محافظ بنایا مگر تو نے حفاظت نہ کی، اُن کے جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیتا رہا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا تو ایکشن جیتنے کے لئے غریبوں کے آگے پیچھے پھرتا تھا، پھر جب ہم نے تجھے کامیاب کیا تو نے غریبوں سے منہ پھیر لیا اور انہیں دھتکارنے لگا اور پیسے ہٹانے لگا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے اقتدار دیا، تو نے مظلوم کو رُلا یا باظالموں کو ہنسایا، عزتوں کو لٹوایا، عدل و انصاف کا مذاق اڑایا، من مانی کرتا رہا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے عقل دی اور حق و باطل کی تمیز سکھائی تو نے عقل کو بالائے طاق رکھ کر حق و باطل میں تمیز نہ کی، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے تجھے اپنا بند بنایا تو سب کا بندہ بنا رہا، ہمارا بندہ نہ بنا، تو ہم کیا جواب

دیں گے؟ — اگر پوچھا گیا ہم نے زمین و آسمان کو تیرا مطیع و فرمانبردار بنایا تو زندگی و نسل اور زبان و وطن کے بتوں میں گرفتار ہو گیا، تو ہم کیا جواب دیں گے؟ —
 ہاں آج اس کے حضور پیشی ہے، زندگی بھر جس کی نافرمانی کرتے رہے —
 آج کوئی سننے والا نہیں، کس سے فریاد کریں، کہاں جائیں؟ — بے بسی بے بسی
 ہے — ہاں! —



بے بسی ہو جو مجھے پریشانی اعمال کے وقت
 دوستو کیا کہوں، اس وقت تنا کیا ہے؟
 کاش فریاد مری سن کے یہ فرمائیں حضور
 ہاں کوئی دیکھو، یہ کیا شے ہے، غوغا کیا ہے؟
 کون آفت زدہ ہے، کس پہ بلا ٹوٹی ہے؟
 کس مصیبت میں گرفتار ہے، صد کیا ہے؟
 کس سے کہتا ہے کہ اللہ خبر لیجے مری؟
 کیوں ہے بے تاب، یہ بے چینی کا رنگ کیا ہے؟
 اس کی بے چینی سے ہے خاطر اقدس پہ طلال
 بے کسی کیسی ہے پوچھو! کوئی گزرا کیا ہے؟
 یوں ملائک کریں معروض کہ اک مجرم ہے
 اس سے پریش ہے بتاؤ نے کیا کیا ہے؟
 سامنا قہر کا ہے، دفتر اعمال ہیں پیش
 ڈر رہا ہے کہ خدا حکم سناتا کیا ہے؟

آپ سے کرتا ہے فریاد کہ یا شاہِ رُسل !
 بندہ بے کس ہے شہا! رگم میں وقفہ کیا ہے؟
 اب کوئی دم میں گرفتار بلا ہوتا ہوں ،
 آپ آجائیں تو کیا خوف ہے، کھٹکا کیا ہے؟
 سن کے یہ عرض بری، بھر کر دم جوش میں آئے
 یوں ملائک کو ہوا ارشاد، ٹھہرنا کیا ہے؟
 کس کو تم موردِ آفات کیا چاہتے ہو؟
 ہم بھی تو آ کے ذرا دیکھیں، تماشا کیا ہے؟
 ان کی آواز پہ کر اٹھوں میں بے ساختہ ترو
 اور تڑپ کر یہ کہوں، اب مجھے پروا کیا ہے؟
 لودہ آیا مرا حاسمی، مرا غمخوارِ اُمم!
 آگئی جاں، تن بے جاں میں، یہ آنا کیلئے؟
 پھر مجھے دامنِ اقدس میں چھپالیں سرو
 اور فرمائیں، "نہو! اس پہ تقاضا کیا ہے؟"
 "بندہ آزاد شدہ ہے ہمارے در کا
 کیسا لیتے ہو حساب، اس پہ تمہارا کیلئے؟"





اور سبکوں کے ساتھ ہوجاؤ